



سوال

(54) انگریزی بال قزح میں داخل نہیں ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انگریزی بال میرے نزدیک قزح میں داخل نہیں ہے۔ صاحب مجمع البحار ج 3 142 نے نہایت (الغایۃ فی غریب الحدیث 4 59) کے حوالہ سے ”قزح“ کا یہ معنی لکھا ہے : ”ہو ان تخلق رأس الصبی ویترک من مواضع متفرقة، تشبیہا بقزح السحاب، ای قطع المتفرقة“، انگریزی بال رکھنا اس لیے مکروہ ہے کہ وہ حدیث مرفوعہ : ”من تشبہ بقوم فہم منهم“، (البوداؤد عن ابن عمر: کتاب اللباس باب فی الشہرة (4/314(4031) کے تحت آتا ہے۔ اس حدیث کے عموم واطلاق کی رو سے ان امور میں بھی تشبیہ ممنوع و مذموم ہے جو کسی غیر مسلم قوم کے امتیازی تعودی یا معاشرتی ہوں۔

امام احمد سے پوچھا گیا کہ گدی کے بال منڈوانے کیسے ہیں؟ فرمایا کہ: یہ تو مجوسیوں کا فعل ہے۔ ”ومن تشبہ بقوم فہم منهم“، (اقتضاء الصراط المستقیم)، خود قزح سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ وہ کافروں کا شعار ہے، علامہ طیبی فرماتے ہیں: ”اصحوا علی کراہتہ، إذا کان فی مواضع متفرقة، إلا ان یکون لداوۃ، لانه من عادة الکفرة، ولقبانہ صورة، انتہی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث مذکور میں تشبیہ بحیثیت مجموعی مراد نہیں ہے، بلکہ کسی ایک چیز یا جز میں بھی جو ان کا مذہبی یا قومی امتیازی شعار ہو تشبیہ پایا جائے وہ اس حدیث کی رو سے مکروہ و ممنوع ہوگا۔ عرصہ ہوا ایک رسالہ ”التشبیہ فی الاسلام“، مصنفہ قاری محمد طیب صاحب دہلوی نے نظر سے گزرا تھا، اس کا مطالعہ آپ کے لیے مناسب ہوگا۔ عبد اللہ رحمانی 25 8 1958ء (مکاتیب شیخ الحدیث مبارکپوری بنام محمد امین اثری صاحب ص: 63-64)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ ٹھیک ہے کہ قیاس و اجتہاد سے حرام ٹھہرائی ہوئی چیزیں اسی شخص کے لیے حرام ہوں گی، جو اس قیاس و اجتہاد کو صحیح مانتا ہو یا اس مجتہد و مستنبط کا مقلد و پیرو ہو۔ اسی طرح قیاس و استنباط سے نکالے ہوئے احکام کی خلاف ورزی اسی شخص کو گنہگار بنانے کی جو اس کو صحیح سمجھتا ہو یا اس مجتہد کا مقلد ہو۔ یہ بھی ایک حد تک صحیح ہے کہ جزوی تشبیہ کی بنا پر ہر کسی کو گنہگار ٹھہرانا یا فاسق قرار دینا زیادتی ہے، لیکن یہ دعویٰ کہ جزئی تشبیہ ممنوع نہیں ہے بلکہ صرف وہی تشبیہ منہی عنہ سے جو بحیثیت مجموعی یعنی: من کل الوجوہ ہو، میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ حدیث تشبیہ مطلق یا عام ہے۔ اس میں کوئی غیر مسلم قوم کا مخصوص شعار (مذہبی ہو یا قومی) اختیار کرنے سے جس کی وجہ سے ان کے ساتھ مشابہت پیدا ہو جائے۔ منع فرمایا گیا ہے خواہ مشابہت جزئی ہو یا کلی۔

اور من حیث المجموع مشابہت مراد ہونے کا جو قرینہ ذکر کیا گیا ہے، یعنی: یہ کہ آل حضرت ﷺ نے رومی جبہ و کسروانی قبازیب تن فرمائی ہے۔ تو یہ قرینہ نہیں بن سکتا، اس لیے کہ ان جزئی واقعات سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ جبہ اور قبازیب کے لوگ استعمال بھی کرتے تھے۔ اور بالفرض استعمال کرتے رہے ہوں تو یہ ان کا مخصوص مذہبی یا قومی شعار رہا ہو، اور جب



تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہ ان کا مخصوص لباس تھا اس وقت تک اس کو مذکورہ دعویٰ پر بطور قرینہ کے پیش کرنا صحیح نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ نسبت بلدی صنعت و لہجہ کے اعتبار سے ہو۔

اور نیز یہ معلوم ہے کہ مرد کو عورت کے ساتھ اور عورت کو مرد کے ساتھ "تشبیہ" سے منع فرمایا گیا ہے، تو کیا مرد کے لیے عورت کے ساتھ جزوی تشبیہ جائز ہے اور ممنوع محض تشبیہ بحیثیت مجموعی ہے۔ جس طرح مرد کا عورت کے ساتھ اور عورت کا مرد کے ساتھ جزوی اور مجموعی ہر طرح کا تشبیہ ممنوع ہے۔ اسی طرح مسئلہ متنازع فیہا میں بھی جزوی اور کلی ہر قسم کا تشبیہ منع ہونا چاہیے۔

عبید اللہ رحمانی 5 8 1378 ھ 14 2 1959ء (مکاتیب شیخ الحدیث مبارکپوری بنام مولانا محمد امین اثری صاحب ص: 67 68)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 152

محدث فتویٰ